الجزء 9

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ۚ۝۸۸

اُن کی قوم کے متکبّر سرداروں نے کہا کہ اے شعیب علیہ السّلام! ہم تجھے اور جو تیرے ساتھ ایمان لائے ہیں، اُن کو اپنے شہر سے لازماً نکال باہر کریں گے یا پھر تمہیں ہمارے مذہب میں آجانا ہوگا۔ شعیب علیہ السّلام نے جواب دیا کہ ہم تمہارے مذہب میں شامل ہوجائیں خواہ ہم تمہارے مذہب سے بیزار ہی ہوں۔(88)

قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ۝۸۹

یہ تو ہماری طرف سے گھڑا ہوا جھوٹا مؤقف ہوگا جو ہم اللہ سے منسوب کریں گے اگر ہم تمہارے مسلک ومشرب کو قبول کرلیں درآنحالیکہ اللہ نے ہمیں غلط نظامِ زندگی سے محفوظ کرلیا ہوا ہے۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ہم تمہارے مذہب کو قبول کرکے اس میں آجائیں ماسوائے اس کے کہ ہمارا اللہ ایسا چاہے جو ہمارا نشوونما دینے والا ہے مگر وہ ایسا ہرگز نہیں چاہے گا۔ ہمارے ربّ کا علم ہر شے کو محیط ہے۔ ہم اُسی اللہ کے قوانین پر بھروسا کرتے ہیں۔ اے ہمارے ربّ ! ہمارے اور ر ہماری قوم کے درمیان عادلانہ فیصلہ کردے۔ تُو فیصلہ کرنے والوں میں سے بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔(89)

وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝۹۰

اُن کی قوم کے اُن سرداروں نے جو اقدارِ وحی کو تسلیم نہیں کرتے تھے، لوگوں سے کہا کہ اگر تم شعیبؑ کی اتباع کروگے تو نقصان اٹھاؤ گے۔(90)

فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جٰثِمِينَ ﴿٩١﴾

آخر الامر، ایک زلزلے نے انہیں آن پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں بے حس و حرکت پڑے کے پڑے رہ گئے۔(91)

الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَأَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۚ الَّذِينَ
كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَانُوا هُمُ الْخٰسِرِينَ ﴿٩٢﴾

جنہوں نے شعیب علیہ السّلام کو جھٹلایا، ان کی حالت ایسی تھی گویا وہ کبھی وہاں آباد ہی نہ ہوئے تھے۔ جنہوں نے شعیب علیہ السّلام کے پیغامِ رسالت کو جھٹلایا، آخر وہی برباد ہو کر رہے۔ (92)

ع 11 9 1
فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّي
وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِينَ ﴿٩٣﴾

سو، شعیب علیہ السّلام نے بھی ان سے منہ موڑ لیا اور کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! میں نے اپنے ربّ کا پیغامِ رسالت تم تک پہنچا دیا اور تمہاری خیر خواہی کر چکا۔ پیغامِ وحی کو نہ ماننے والوں کا اب میں کیا غم کھاؤں۔ (93)

وَمَآ أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ إِلَّآ أَخَذْنَآ أَهْلَهَا بِالْبَأْ
سَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُونَ ﴿٩٤﴾

جب کسی بستی کے رہنے والے ہمارے قانونِ مکافات کی رُو سے بدحالی اور سخت عذاب میں ماخوذ ہو جاتے ہیں تو ہم وہاں نبی صرف اس لیے بھیجتے ہیں تاکہ وہ اللہ کے قانون کی اطاعت اختیار کریں۔ (94)

ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوا قَدْ
مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَأَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ
لَا يَشْعُرُونَ ﴿٩٥﴾

جب ہم نے ان کی بدحالی کو راحت سے بدل دیا یہاں تک کہ وہ خوش حال ہو گئے Became effluent تو کہنے لگے کہ اس طرح کی سختی اور بدحالی تو ہمارے آباء واجداد کو بھی پہنچتی رہی ہے ۔ یہ کوئی نئی بات نہیں۔ تو ہم نے انہیں اچانک اس طرح پکڑ لیا کہ وہ سمجھ ہی نہ پائے۔ (95)

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ
مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا
كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۶﴾

اگر بستیوں کے رہنے والے مستقل اقدار کو تسلیم کر لیتے اور اللہ کے قوانین سے اپنے آپ کو ہم آہنگ رکھتے تو ہم ارض و سما کی خیر و برکت کی راہیں ان پر کھول دیتے (الاعراف 40:7) لیکن انہوں نے الٹا اقدارِ وحی کو جھٹلایا۔ لہٰذا، ہم نے ان کے اعمال کی وجہ سے انہیں گرفت میں لے لیا۔ (96)

اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ
نَآىِٕمُوْنَ ﴿۹۷﴾

تو کیا بستیوں کے لوگ اس بات سے بے فکر ہو گئے ہیں کہ ہمارا عذاب انہیں اُس وقت نہیں آ پکڑے گا جب وہ اپنے گھروں میں سوتے ہوں گے؟ (97)

اَوَ اَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ
يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۸﴾

یا ان بستیوں کے باسی اپنے آپ کو محفوظ خیال کرتے ہیں کہ اُن پر ہمارا عذاب دن چڑھے ہی نہیں آ جائے گا جب وہ کھیل کود میں مشغول ہوں۔ (98)

ع 12 6 2
اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ
الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾

کیا یہ اللہ کی تدبیروں سے بھی اپنے آپ کو محفوظ خیال کرتے ہیں؟ صرف زیاں کار لوگ ہی اللہ کے قانونِ مکافات کی رُو سے تباہ کن نتائج سے بے فکر رہتے ہیں۔ (99)

اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَاۤ
اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

جو لوگ پہلے لوگوں کے بعد مملکت کے وارث ہوئے ہیں کیا اُن پر یہ بات واضح نہیں ہوئی کہ اگر ہمارے قوانین کا تقاضا ہو تو ہم ان کے جرائم کے باعث ان کو مصیبت سے دوچار کر دیں اور ان کے دلوں پر مہر لگا دیں کہ ان کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیّت ہی سلب ہو

جائے؟ سو، انہیں ہمارے قانونِ مکافات کو فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ (100)

تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآىِٕهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۱﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! یہ بستیاں ہیں جن کے حالات ہم تجھے بتا رہے ہیں۔ یقیناً ان کے رسول واضح قوانین لے کر ان کے پاس آئے۔ مگر وہ ایسے نہ تھے کہ جن قوانین کو وہ اس سے پہلے جھٹلا چکے تھے، اب اُن پر ایمان لے آتے۔ اس طرح اللہ کے قانونِ مکافات کی رُو سے ابدی اقدار سے انکار کرنے والوں کے دلوں پر مہر لگ جایا کرتی ہے (البقرۃ 2:7)۔ (101)

وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

ان میں سے اکثر کو ہم نے دین پر چلنے کے عہد پر قائم نہیں پایا بلکہ ان کی اکثریّت کو نافرمان ہی پایا۔ (102)

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۰۳﴾

پھر ہم نے پہلے مذکور انبیاء کے بعد موسٰی علیہ السّلام کو فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس اپنی آیات دے کر بھیجا لیکن انہوں نے ان سے سرکشی اختیار کی۔ دیکھو، مملکت کے نظم و اعتدال کو منتشر کرنے والوں کا کیسا انجام ہوا؟ (103)

وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ ۙ

موسٰی علیہ السّلام نے کہا کہ اے فرعون! میں عالم گیر انسانیت کے ربّ کی طرف سے بھیجا ہوا پیغامبر ہوں۔ (104)

حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۰۵﴾ ؕ

مجھ پر یہ لازم ہے کہ میں اللہ کے بارے میں حق کے سوا کچھ نہ کہوں۔ میں تمہارے ربّ کی طرف سے واضح احکام لے کر تمہارے پاس آیا ہوں۔ تم بنی اسرآئیل کو

	میرے ساتھ جانے دو۔(105)
قَالَ اِنۡ كُنۡتَ جِئۡتَ بِاٰيَةٍ فَاۡتِ بِهَاۤ اِنۡ كُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ﴿۱۰۶﴾	فرعون نے کہا کہ اگر تم سچے ہو اور اللہ کی طرف سے احکام لے کر آئے ہو تو پیش کرو(الشّعراء 31:26)۔(106)
فَاَلۡقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ ثُعۡبَانٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۱۰۷﴾	موسیٰ علیہ السّلام نے اپنا عصا ڈالا اور وہ واضح طور پر اژدھا تھا(الشّعراء 32:26)۔(107)
13 ع 9 3 وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِىَ بَيۡضَآءُ لِلنّٰظِرِيۡنَ ﴿۱۰۸﴾	اور اپنا ہاتھ باہر نکالا اور وہ دیکھنے والوں کے لیے سفید تھا(الشّعراء 33:26)۔(108)
قَالَ الۡمَلَاُ مِنۡ قَوۡمِ فِرۡعَوۡنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيۡمٌ ﴿۱۰۹﴾	فرعون کی قوم کے سرداروں نے کہا کہ یہ بڑا ماہر دھوکا دینے والا جادوگر ہے(الشّعراء 34:26)۔(109)
يُّرِيۡدُ اَنۡ يُّخۡرِجَكُمۡ مِّنۡ اَرۡضِكُمۡ‌ ۚ فَمَاذَا تَاۡمُرُوۡنَ ﴿۱۱۰﴾	چاہتا ہے کہ تمہیں تمہاری مملکت سے نکال باہر کرے۔ تمہارا اس باب میں کیا مشورہ ہے(الشّعراء 35:26)۔(110)
قَالُوۡۤا اَرۡجِهۡ وَاَخَاهُ وَاَرۡسِلۡ فِى الۡمَدَآئِنِ حٰشِرِيۡنَ ﴿۱۱۱﴾	انہوں نے مشورہ دیا کہ اِسے اور اِس کے بھائی کے معاملے کو فی الحال معرضِ التوا میں رکھو اور دوسرے شہروں میں لوگوں کو بھیجو(الشّعراء 36:26)۔(111)
يَاۡتُوۡكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيۡمٍ ﴿۱۱۲﴾	تاکہ یہ تمام ماہر جادوگروں کو تیرے پاس لے آئیں (الشّعراء 37:26)۔(112)
وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرۡعَوۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ لَنَا لَاَجۡرًا اِنۡ كُنَّا نَحۡنُ الۡغٰلِبِيۡنَ ﴿۱۱۳﴾	وہ جادوگر فرعون کے پاس آ گئے۔ کہنے لگے کہ اگر ہم غالب آ گئے تو ہمیں بہت بڑا صلہ ضرور ملنا چاہیے (الشّعراء 41:26)۔(113)
قَالَ نَعَمۡ وَاِنَّكُمۡ لَمِنَ الۡمُقَرَّبِيۡنَ ﴿۱۱۴﴾	فرعون نے جواب دیا کہ ہاں ضرور۔ تم میرے مقرّبین میں سے بھی ہو گے(الشّعراء 42:26)۔(114)

قَالُوۡا يٰمُوۡسٰٓى اِمَّاۤ اَنۡ تُلۡقِىَ وَاِمَّاۤ اَنۡ نَّكُوۡنَ نَحۡنُ الۡمُلۡقِيۡنَ ۝١١٥	انہوں نے کہا اے موسیٰ! یا تو تم پہلے پیش کرو یا ہم پیش کریں (الشّعراء 43:26)۔ (115)
قَالَ اَلۡقُوۡا ۚ فَلَمَّاۤ اَلۡقَوۡا سَحَرُوۡۤا اَعۡيُنَ النَّاسِ وَاسۡتَرۡهَبُوۡهُمۡ وَجَآءُوۡ بِسِحۡرٍ عَظِيۡمٍ ۝١١٦	موسیٰ علیہ السّلام نے کہا کہ پہلے تم پیش کرو۔ جب انہوں نے رسیّاں پھینکیں تو لوگوں کی نظروں کو دھوکا دیا۔ اُن کی نظر بندی کردی اور انہیں خوف زدہ کرنا چاہا اور ایک بڑا فریب دکھایا۔ (116)
وَاَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى مُوۡسٰٓى اَنۡ اَلۡقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِىَ تَلۡقَفُ مَا يَاۡفِكُوۡنَ ۝١١٧	اور ہم نے موسیٰ علیہ السّلام کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ اپنا عصا ڈال ۔ وہ ان کی بنائی ہوئی چیزوں کو تیزی سے نگلنے لگا (الشّعراء 45:26)۔ (117)
فَوَقَعَ الۡحَـقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۝١١٨	سو، حق محسوس شکل میں آکر ثابت ہوگیا اور جو کچھ انہوں نے بنایا تھا، باطل ہوا۔ (118)
فَغُلِبُوۡا هُنَالِكَ وَانۡقَلَبُوۡا صٰغِرِيۡنَ ۝١١٩	وہ مغلوب ہوگئے اور رُسوا ہو کر پسپا ہو گئے ۔ (119)
وَاُلۡقِىَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيۡنَ ۝١٢٠	اور ان جادوگروں نے سرِ تسلیم خم کر دیا (الشّعراء 46:26)۔ (120)
قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝١٢١	کہنے لگے کہ ہم عالم گیر انسانیّت کے ربّ پر ایمان لاتے ہیں (الشّعراء 47:26)۔ (121)
رَبِّ مُوۡسٰى وَهٰرُوۡنَ ۝١٢٢	جو موسیٰ اور ہارون علیہما السّلام کا ربّ ہے (الشّعراء 48:26)۔ (122)
قَالَ فِرۡعَوۡنُ اٰمَنۡتُمۡ بِهٖ قَبۡلَ اَنۡ اٰذَنَ لَـكُمۡ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكۡرٌ مَّكَرۡتُمُوۡهُ فِى الۡمَدِيۡنَةِ لِتُخۡرِجُوۡا مِنۡهَاۤ اَهۡلَهَا ۚ فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۝١٢٣	فرعون نے کہا کہ تم میری اجازت سے پیشتر ہی ایمان لے آئے ہو۔ یہ ایک چال ہے جو تم دونوں فریقوں نے اس لیے چلی ہے کہ تم اس شہر کے باسیوں کو یہاں سے

نکال باہر کرو۔ تمہیں عنقریب اس کا انجام معلوم ہو جائے گا۔ (123)

لَاُقَطِّعَنَّ اَيۡدِيَكُمۡ وَاَرۡجُلَكُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۱۲۴﴾

ضرور میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ ڈالوں گا اور تم سب کو سولی پر چڑھادوں گا (الشّعراء 49:26)۔ (124)

قَالُوۡۤا اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا مُنۡقَلِبُوۡنَ ﴿۱۲۵﴾

انہوں نے کہا کہ ہم اپنے ربّ کے قانونِ مکافات کی طرف لوٹ کر جارہے ہیں (الشّعراء 50:26)۔ (125)

وَمَا تَنۡقِمُ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنۡ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتۡنَا ؕ رَبَّنَاۤ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّتَوَفَّنَا مُسۡلِمِيۡنَ ﴿۱۲۶﴾ ع 14/18/4

تُو ہمارے خلاف یہی جرم عائد کر رہا ہے نا کہ جب ہمارے نشو ونما دینے والے کی آیات ہم تک پہنچیں تو ہم نے انہیں تسلیم کرلیا۔ اے ہمارے نشو ونما دینے والے ! ہمیں استقامت Perseverance سے معمور کردے اور ہمیں ایسی حالت میں موت سے ہم کنار کیجیے گا کہ ہم تیرے قوانین واقدار کے سامنے جھکے ہوئے ہوں۔ (126)

وَقَالَ الۡمَلَاُ مِنۡ قَوۡمِ فِرۡعَوۡنَ اَتَذَرُ مُوۡسٰى وَقَوۡمَهٗ لِيُفۡسِدُوۡا فِى الۡاَرۡضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبۡنَآءَهُمۡ وَنَسۡتَحۡىٖ نِسَآءَهُمۡ ۚ وَاِنَّا فَوۡقَهُمۡ قٰهِرُوۡنَ ﴿۱۲۷﴾

قومِ فرعون کے سرداروں نے فرعون سے کہا کہ کیا تُو موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کو آزاد چھوڑ دے گا کہ وہ ملک کا نظام درہم برہم کرتے پھریں اور وہ تجھ سے اور تیرے خداؤں سے کنارہ کش ہوجائے؟ فرعون نے کہا کہ ہم اُن کے مردوں کو توقتل کردیں گے اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دیں گے۔ گھبراؤ نہیں! ہمیں اُن پر قوّت وغلبہ حاصل ہے۔ (127)

قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ
الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَالْعَاقِبَةُ
لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۸﴾

موسٰیٰ علیہ السّلام نے اپنی قوم سے کہا کہ تم استحکامِ ذات کے لیے اللہ سے مدد طلب کرو (الفاتحۃ 4:1) اور اپنے مشن میں ثابت قدم رہو۔ یہ زمین اللہ کی ہے۔ اپنے بندوں میں سے، اپنی مشیت کے مطابق اس کا وارث بنا دیتا ہے (الانبیاء 105:21) اور مآلِ کار، بہتر انجام انہیں لوگوں کا ہوتا ہے جو اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہیں۔ (128)

قَالُوْۤا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ
قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِى ع 15 3 5
الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾

بنی اسرائیلی کہنے لگے کہ تیرے آنے سے پہلے بھی ہمیں اذیّتیں پہنچتی رہی ہیں اور تیرے آنے کے بعد بھی۔ موسٰیٰ علیہ السّلام نے جواب دیا کہ وہ وقت دور نہیں کہ تمہارا ربّ تمہارے دشمن کو تباہ و برباد کر دے اور تمہیں زمین میں حکومت عطا کر دے پھر وہ دیکھے کہ تم حکومت مل جانے کے بعد معاشرے کا نظام کیسے قائم کرتے ہو۔ (129)

وَلَقَدْ اَخَذْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ
الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۰﴾

ہمارے قانونِ مکافات کی رُو سے، فرعون کے لوگ قحط سالی، پھلوں اور پیداوار میں کمی کا شکار ہو گئے تاکہ وہ اس صورتِ حال سے عبرت حاصل کریں کہ خود ساختہ نظام حفظِ ماتقدّم کی صلاحیّت سے محروم ہوتا ہے۔ (130)

فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ
سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ اَلَاۤ اِنَّمَا طٰۤئِرُهُمْ
عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۱﴾

جب انہیں فارغ البالی ملتی تو کہتے کہ یہ تو ہماری سعی و عمل کا حاصل ہے اور جب خستہ حالی کو پہنچتے تو، اسے موسٰیٰ علیہ السّلام اور اس کے ساتھیوں کی شامتِ اعمال،

نحوست قرار دینے لگتے۔ سن لو! یہ شامتِ اعمال تو اللہ کے قانونِ مکافات کے مطابق ہے۔ البتہ ان کی اکثریت اس بات کو سمجھتی جانتی نہیں۔ (131)

وَقَالُوۡا مَهۡمَا تَاۡتِنَا بِهٖ مِنۡ اٰيَةٍ لِّتَسۡحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحۡنُ لَكَ بِمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۳۲﴾

کہنے لگے کہ اے موسیٰ! تو کوئی بھی معجزہ ہمارے پاس لے آئے کہ باطل کو حق بنا کر پیش کر کے ہمیں دھوکے میں ڈال دے، ہم تیری بات نہیں مانیں گے۔ (132)

فَاَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِمُ الطُّوۡفَانَ وَالۡجَرَادَ وَالۡقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۚ فَاسۡتَكۡبَرُوۡا وَكَانُوۡا قَوۡمًا مُّجۡرِمِيۡنَ ﴿۱۳۳﴾

ایک وقت ایسا آیا کہ ہمارے قانونِ مکافات کے مطابق، ان پر مینڈکوں، فصل خور کیڑوں، ٹڈی دل اور فسادِ خون کی شکل میں ایک طوفانِ مصیبت محیط ہوگیا۔ یہ ان کے تکبر اور قانون شکنی کی واضح عبرت آموز نشانیاں تھیں۔ وہ پھر بھی اللہ کے قوانین سے سرکشی برتتے چلے گئے کیوں کہ وہ بحیثیتِ قوم تھے ہی مجرم۔ (133)

وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيۡهِمُ الرِّجۡزُ قَالُوۡا يٰمُوۡسَى ادۡعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنۡدَكَ ۚ لَئِنۡ كَشَفۡتَ عَنَّا الرِّجۡزَ لَنُؤۡمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرۡسِلَنَّ مَعَكَ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ ۚ ﴿۱۳۴﴾

جب وہ آفات و حادثات کے باعث اضطرابِ پیہم میں مبتلا ہو جاتے تو موسیٰ علیہ السّلام سے فریاد کرتے کہ چونکہ اللہ نے تمہارے ساتھ وعدہ کر رکھا ہے، لہٰذا، ہمارے لیے اپنے ربّ سے استدعا کیجیے کہ وہ اپنا وعدہ پورا کر دے۔ اگر تو نے ہم سے یہ اضطراب عذاب دور کرا دیا تو ہم تجھ پر ایمان لے آئیں گے اور بنی اسرائیل کو بھی تیرے ساتھ بھیج دیں گے۔ (134)

فَلَمَّا كَشَفۡنَا عَنۡهُمُ الرِّجۡزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمۡ بٰلِغُوۡهُ اِذَا هُمۡ يَنۡكُثُوۡنَ ﴿۱۳۵﴾

جب ہم ان سے کچھ مدّت کے لیے جس تک وہ از خود اپنے اعمال کے نتیجے میں پہنچ رہے تھے، عذاب دور کر

دیتے، تو وہ اپنے عہد کو توڑنے لگتے۔ (135)

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا
وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ۝١٣٦

تو ہم نے قانونِ مکافات کے مطابق اُن کو سزا دی اور دریا میں ان کو غرق کر دیا کیوں کہ وہ ہماری آیات کو جھٹلاتے آ رہے تھے اور اس کے نتائج سے غفلت میں پڑے ہوئے تھے۔ (136)

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ
الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ
رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ڏ بِمَا صَبَرُوْا ۭ
وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا
يَعْرِشُوْنَ ۝١٣٧

ہم نے اُس قوم کے افراد کو جو کمزور اور حقیر سمجھے جاتے تھے، مملکت کے مشرقی اور مغربی حصّوں کا وارث بنا دیا جو خیر و برکت اور وسائل سے مالا مال تھے اور وہاں انہیں استحکام عطا کیا۔ اس طرح اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! بنی اسرائیل کے حق میں تیرے ربّ کے توازن بدوش قانون کا لائحہ عمل تکمیل کو پہنچا کیوں کہ انہوں نے اپنی جِدّ وجُہد کے تمام مراحل میں ثابت قدمی کا ثبوت دیا تھا اور فرعون اور اس کی قوم کے تعمیر کردہ محلّات و عمارات اور بیلوں والے باغات کو تباہ و برباد کر دیا۔ (137)

وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ
عَلٰٓي اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا
لَهُمْ اٰلِهَةٌ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۝١٣٨

ہم نے بنی اسرائیل کو دریا کے پار اُتار دیا۔ تب ان کا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جو اپنے بتوں کی پرستش میں منہمک چلے جاتے تھے تو بولے اے موسیٰ علیہ السّلام! ان جیسا دیوتا ہمارے لیے بھی بنا دو جیسے ان کے دیوتا ہیں۔ موسیٰ علیہ السّلام نے کہا کہ تم واقعی ایک جاہل قوم ہو۔ (138)

اِنَّ هٰۤؤُلَاۤءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٣٩﴾	جس کام میں یہ مشغول ہیں، وہ انہیں یقیناً تباہی کی طرف لے جائے گا اور باطل ہے جو یہ کر رہے ہیں۔ (139)
قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٤٠﴾	کیا میں اللہ کے سوا، تمہارے لیے کوئی اور الٰہ تلاش کروں، حال آں کہ اللہ نے تمہیں اقوام عالم پر فضیلت عطا کی ہے۔ (140)
وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۗ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿١٤١﴾ ع 16 12 6	تم یاد کرو وہ وقت جب ہم نے فرعون کے لوگوں سے تمہیں نجات دلائی جو تمہیں نت نئے اور طرح طرح کے عذاب دیتے رہتے تھے۔ تمہارے مردوں کو قتل کر دیتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رہنے دیتے تھے (البقرۃ 2:49، القصص 28:4، 9، المؤمن 25:40)۔ اس میں تمہارے ربّ کی طرف سے ایک بڑی آزمائش تھی۔ (141)
وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿١٤٢﴾	اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو تیس راتوں کے لیے طلب کیا۔ پھر ان میں دس کا اضافہ کر کے اس کے ربّ نے چالیس مکمّل کر دیں (البقرۃ 2:51، طٰہٰ 20:80)۔ اور موسیٰ علیہ السّلام نے اپنے بھائی ہارون علیہ السّلام کو ہدایت کی کہ تم قوم میں میری عدم موجودگی میں میری جانشینی کیجیے گا اور حالات و معاملات کو درست رکھیے گا اور معاشرے میں بدنظمی پیدا کرنے والوں کے پیچھے نہ لگ جانا۔ (142)
وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ	اور جب موسیٰ علیہ السّلام ہمارے مقرّر کردہ مقام پر

اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ
اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ
دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ
اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴۳﴾

پہنچا تو اسکے نشوونما دینے والے نے اس سے کلام فرمایا۔ موسٰی علیہ السّلام نے عرض کی کہ اے میرے ربّ! مجھے اپنے آپ کو دکھایئے تاکہ میں آپ کو دیکھ سکوں۔ فرمایا کہ تو مجھے نہیں دیکھ سکے گا۔ البتہ اس پہاڑ کی طرف دیکھو۔ اگر وہ اپنے مقام پر برقرار رہا تو تُو بھی مجھے دیکھ سکے گا۔ جب اس کا ربّ اس پہاڑ پر جلوہ بار ہوا تو اسے ریزہ ریزہ کر دیا اور موسٰی علیہ السّلام بے ہوش ہوکر گر پڑا۔ جب ہوش میں آیا اور پرسکون ہوا تو عرض گزار ہوا کہ میں نادم ہوں۔ تو لطیف اور حسّی مشاہدے سے بلند و ماورا ہے اور میں اس حقیقت پر سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں سے ہوں۔ (143)

قَالَ يٰمُوْسٰۤى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ
وَبِكَلَامِىْ ۖ فَخُذْ مَاۤ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾

اللہ نے فرمایا کہ میں نے تجھے منصبِ رسالت سے سرفراز کرکے اور تجھ سے ہم کلام ہوکر دوسرے انسانوں کے مقابلے میں تجھے امتیاز بخشا۔ جو احکامِ دین تجھے دیئے جارہے ہیں ان کی خود بھی پوری پوری اطاعت کرو اور اُنہیں دوسرے انسانوں تک بھی پہنچاؤ۔ (144)

وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ مَّوْعِظَةً
وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَىْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ
يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ؕ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۴۵﴾

اور ہم نے اس کے لیے تختیوں پر زندگی سے متعلّق تمام احکام اور ان کی حکمت بالوضاحت دے دی اور ہر بات کی تشریح بھی کردی اور موسٰی علیہ السّلام سے فرمایا کہ انہیں پختہ عزم کے ساتھ لو اور ان پر کامل مستعدی سے خود بھی عمل پیرا رہو اور اپنی قوم کو بھی حکم دو کہ ان پر

حسن واعتدال کے ساتھ عمل پیرا رہے۔ عنقریب میں تمہیں دکھا دوں گا کہ ان اقدار کے دائرے سے باہر نکلنے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے۔(145)

سَاَصۡرِفُ عَنۡ اٰيٰتِيَ الَّذِيۡنَ يَتَكَبَّرُوۡنَ فِي الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ الۡحَقِّ ؕ وَاِنۡ يَّرَوۡا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤۡمِنُوۡا بِهَا ۚ وَاِنۡ يَّرَوۡا سَبِيۡلَ الرُّشۡدِ لَا يَتَّخِذُوۡهُ سَبِيۡلًا ۚ وَاِنۡ يَّرَوۡا سَبِيۡلَ الۡغَيِّ يَتَّخِذُوۡهُ سَبِيۡلًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوۡا عَنۡهَا غٰفِلِيۡنَ ﴿۱۴۶﴾

جو لوگ سرزمین میں ناحق، بغیر استحقاق کے حکومت قائم کیے ہوئے ہیں، عنقریب میں اپنے قوانین سے ان کو روک دوں گا۔ اگر ہمارے سارے قوانین جامع طور پر بھی ان کے سامنے آجائیں تو بھی وہ انہیں تسلیم نہیں کریں گے۔ اگر منزلِ مقصود تک محفوظ پہنچانے والی راہِ ہدایت بھی ان کے سامنے آجائے تو وہ اسے اختیار نہیں کریں گے۔ اگر غلط راستہ دیکھ لیں تو اس پر گامزن ہوجائیں گے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ ہمارے قوانین کو صرف جھٹلایا ہی نہیں بلکہ ان کی حکمت اور غرض وغایت Rationale کو سمجھ نہیں رہے۔(146)

وَالَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الۡاٰخِرَةِ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ ؕ هَلۡ يُجۡزَوۡنَ اِلَّا مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۴۷﴾ ع 17 6 7

جن لوگوں نے ہماری آیات اور آخرت کے مکافاتِ عمل کو جھٹلایا، ان کے اعمال، اذیّت کے احساس کے ساتھ اوران کی توقّعات کے برعکس، بے نتیجہ رہے۔ کیا اُن کے اعمال کا صلہ کوئی اور ہوسکتا ہے؟(147)

وقف لازم

وَاتَّخَذَ قَوۡمُ مُوۡسٰى مِنۡۢ بَعۡدِهٖ مِنۡ حُلِيِّهِمۡ عِجۡلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمۡ وَلَا يَهۡدِيۡهِمۡ سَبِيۡلًا ۘ اِتَّخَذُوۡهُ وَكَانُوۡا ظٰلِمِيۡنَ ﴿۱۴۸﴾

موسیٰ علیہ السّلام کے کوہِ طور پر چلے جانے کے بعد ان کی قوم نے اپنے زیورات سے ایک بچھڑا بنالیا جس کے بے جان کھوکھلے جسم میں سے ہوا کے گزرنے کی وجہ سے گائے کی طرح آواز نکلتی تھی۔ کیا انہوں نے

غور نہیں کیا کہ یہ نہ تو ان سے کوئی بات کرتا تھا اور نہ انہیں سیدھے راستے کی طرف رہنمائی دیتا تھا۔ بس انہوں نے اسے پرستش کی چیز بنالیا۔ وہ تھے ہی احکامِ وحی کی جگہ اپنے جذبات وخواہشات کی پیروی کرنے والے۔ (148)

وَلَمَّا سُقِطَ فِىٓ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ
لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾

جب وہ اپنے کیے پر ندامت سے ہاتھ ملنے لگے، پشیمان ہوئے اور دیکھ لیا کہ وہ صحیح راستہ سے بھٹک گئے ہیں تو کہنے لگے کہ اگر ہمارا ربّ ہم پر رحمت نہیں فرمائے گا اور ہمارے جرائم سے ہمیں حفاظت عطا نہیں کرے گا تو ہم یقیناً سخت نقصان میں رہیں گے۔ (149)

وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا
خَلَفْتُمُوْنِىْ مِنْۢ بَعْدِىْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى
الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ ۗ قَالَ ابْنَ اُمَّ
اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِىْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِىْ ۖ فَلَا تُشْمِتْ
بِىَ الْاَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِىْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۰﴾

جب موسیٰ علیہ السّلام افسوس کرتے ہوئے، غصہ میں بھرا ہوا اپنی قوم کے پاس پہنچا تو کہنے لگا کہ تم نے میرے بعد میری اچھی جانشینی کی کہ اپنے ربّ کے احکام کا انتظار نہ کیا اور عُجلت سے کام لیا (طٰہٰ 86)۔ اس نے تختیاں وہاں ڈال دیں اور اپنے بھائی کو بالوں سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا (طٰہٰ 94:20)۔ ہارون علیہ السّلام نے کہا کہ اے میرے ماں جائے! میری قوم نے مجھے بے بس کر دیا تھا اور قریب تھا کہ مجھے قتل ہی کر ڈالتے۔ تُو دشمنوں کو میری ہنسی تو نہ اڑانے دے اور مجھے ان قانون شکن لوگوں کے زمرے میں شامل نہ کر۔ (150)

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِىْ وَلِاَخِىْ وَاَدْخِلْنَا فِىْ رَحْمَتِكَ ۖ وَاَنْتَ

موسیٰ علیہ السّلام نے استدعا کی کہ اے میرے ربّ!

18 ع 4 8

اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾

مجھے اور میرے بھائی سے درگزر فرما اور اپنے دامنِ رحمت میں داخل فرما۔ تُو سب سے بڑھ کر رحمت فرمانے والا ہے۔ (151)

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ﴿۱۵۲﴾

جن لوگوں نے گوسالہ پرستی کی، انہیں ان کے ربّ کی طرف سے سزا اور دنیاوی زندگی میں ذلّت مل کر رہے گی۔ ہم باطل طرازوں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔ (152)

وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا ۡ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۵۳﴾

جو لوگ بدنظمی والے کام کریں پھر اس کے بعد توبہ کرکے اقدارِ وحی پر ایمان لے آئیں تو اس اصلاح کے بعد تیرا ربّ حفاظت اور رحمت فرمانے والا ہے۔ (153)

وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۚۖ وَفِيْ نُسْخَتِهَا هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

جب موسٰی علیہ السّلام کا غصّہ فرو ہوا تو اس نے تختیاں اٹھالیں۔ ان میں، اُن لوگوں کے لیے، جو اپنے ربّ کے احکام کی خلاف ورزی کے بھیانک نتائج سے ڈرتے رہتے ہیں اور زندگی میں محتاط رَوِش اختیار کیے رہتے ہیں، ہدایت اور رحمت کی گنجائش موجود تھی۔ (154)

وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ؕ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ؕ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ ؕ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾

موسٰی علیہ السّلام نے اپنی قوم میں سے ستّر آدمی ہمارے مقرّر کردہ وقت اور مقام کے لیے چن لیے۔ اللہ کو بے نقاب دیکھنے کی خواہش پر جب انہیں ایک زلزلہ نے آلیا (البقرۃ 55:2) تو موسٰی علیہ السّلام نے عرض کی کہ اے میرے ربّ! اگر تیری مشیّت ایسی ہوتی تو تُو مجھے اور ان کو اس سے پہلے ہی ہلاک کر دیتا۔

تو کیا تُو ہم میں سے کچھ بے وقوفوں کی غلطی پر ہمیں ہلاک کرنا چاہتا ہے؟ لگتا ہے تو ہمیں آزمائش کی کٹھالی میں سے گزارنا چاہتا تھا۔ جو غلط راستے کی طرف جانا چاہے، تو اسے اُدھر موڑ دیتا ہے (الصفّ 5:61) اور جو ہدایت پر رہنا چاہے تو اس کی، اس طرف رہنمائی کر دیتا ہے۔ تُو ہی ہمارا دوست ودمساز ہے۔ ہماری لغزش سے درگزر فرما اور ہم پر رحم کر کہ تُو ہی بہترین حفاظت عطا فرمانے والا ہے۔ (155)

وَاكۡتُبۡ لَنَا فِىۡ هٰذِهِ الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَّفِى الۡاٰخِرَةِ اِنَّا هُدۡنَاۤ اِلَيۡكَ‌ ؕ قَالَ عَذَابِىۡۤ اُصِيۡبُ بِهٖ مَنۡ اَشَآءُ‌ ۚ وَرَحۡمَتِىۡ وَسِعَتۡ كُلَّ شَىۡءٍ‌ ؕ فَسَاَكۡتُبُهَا لِلَّذِيۡنَ يَتَّقُوۡنَ وَيُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيۡنَ هُمۡ بِاٰيٰتِنَا يُؤۡمِنُوۡنَ‌ ۚ‏ ﴿۱۵۶﴾

چونکہ ہم نے تیرے قوانین کی طرف رجوع کر لیا ہے، لہٰذا، اپنے قانونِ مکافات کے مطابق، اس دنیا میں بھی اور حیاتِ اُخروی کے لیے بھی نعماء اور آسائشیں عطا کرنے کا حکم فرما دے۔ اللہ نے فرمایا کہ کسی کو عذاب پہنچتا ہے تو میرے قانون کے مطابق پہنچتا ہے ورنہ میری رحمت تو ہر شئے کو محیط ہے۔ جو لوگ ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں اور ہمارے قوانین سے ہم آہنگ بھی رہتے ہیں اور نوعِ انسانی کی طبیعی زندگی اور ذات کی نشوونما Growth/Development کا سامان بہم پہنچاتے رہتے ہیں، میں اپنی رحمت ایسے لوگوں کے لیے مختص کر دیتا ہوں۔ (156)

اَلَّذِيۡنَ يَتَّبِعُوۡنَ الرَّسُوۡلَ النَّبِىَّ الۡاُمِّىَّ الَّذِىۡ يَجِدُوۡنَهٗ مَكۡتُوۡبًا عِنۡدَهُمۡ فِى التَّوۡرٰٮةِ وَالۡاِنۡجِيۡلِ يَاۡمُرُهُمۡ

جو اس رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کے نقوشِ قدم پر چلتے ہیں جو قرآن کے ملنے سے پہلے اُمّی تھا (العنکبوت 48:29)

بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ
وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ
وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ
19 6 9 وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ ع

اور یہود سے تعلّق نہیں رکھتا Non Jewish ہے، جس کا ذکر یہ اپنے یہاں انجیل اور توریت میں لکھا پاتے ہیں۔ یہ اِن کو اُن کاموں کا حکم دیتا ہے جنہیں وحیٔ الٰہی نے Recognise کیا ہے اور ان کاموں سے روکتا ہے جنہیں وحی صحیح تسلیم نہیں کرتی۔ اِسی وحی کے مطابق پاکیزہ اور مرغوبِ طبع چیزوں کو حلال قرار دیتا ہے اور خبائث--- قرآن کی رو سے حرام کردہ اشیاء کو حرام کہتا ہے (الانعام 146:6)۔ ان کے وہ بوجھ اتارتا ہے جو غلط نظامِ زندگی کے نتیجے میں ان پر پڑے ہوئے ہیں اور اُن زنجیر و سلاسل کو توڑتا ہے جن میں یہ جکڑے ہوئے چلے آتے ہیں۔ سو، جو لوگ اس نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نبوّت پر ایمان لاتے، اس کی تعظیم کرتے اور اس کے مشن میں اس کی مدد بھی کرتے ہیں اور جو نور اس کے ساتھ نازل کیا گیا ہے، اس کی اتباع بھی کرتے ہیں، یہی لوگ کامران ہیں۔ (157)

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ِۨالَّذِيْ
لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ
وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ
يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! بتا دے کہ اے انسانو! میں تم سب کی طرف اُس اللہ کا رسول ہوں (الانبیاء 107:21) جس کا پوری کائنات پر اقتدار ہے۔ اس کے سوا، اور کوئی صاحبِ اقتدار ہستی نہیں ہے جس کا غلبہ واقتدار قبول اور جس کے قانون کی اطاعت کی جائے۔ زندگی بخشتا ہے اور موت سے ہمکنار کر دیتا ہے۔ تم اللہ

اوراس کے Non Jewish اُمّی نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم (العنکبوت48:29) پرایمان لاؤ جوخود بھی اللہ اوراس کے قوانین پر ایمان رکھتا ہے۔تم اسی کے نقوش قدم پر چلوتا کہ تم صحیح راستے پر رہو۔(158)

وَمِنۡ قَوۡمِ مُوۡسٰٓى اُمَّةٌ يَّهۡدُوۡنَ بِالۡحَـقِّ وَبِهٖ يَعۡدِلُوۡنَ ۝١٥٩

اورقومِ موسٰی میں ایک گروہ ایسا تھا جولوگوں کووحیُ الٰہی، توریت کی طرف رہنمائی دیتا تھا اور اس کے مطابق فیصلے کرتا تھا۔(159)

وَقَطَّعۡنٰهُمُ اثۡنَتَىۡ عَشۡرَةَ اَسۡبَاطًا اُمَمًا ‌ؕ وَاَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى مُوۡسٰٓى اِذِ اسۡتَسۡقٰٮهُ قَوۡمُهٗۤ اَنِ اضۡرِبْ بِّعَصَاكَ الۡحَجَرَ‌ ۚ فَانۢۡبَجَسَتۡ مِنۡهُ اثۡنَتَا عَشۡرَةَ عَيۡنًا‌ ؕ قَدۡ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشۡرَبَهُمۡ‌ ؕ وَظَلَّلۡنَا عَلَيۡهِمُ الۡغَمَامَ وَاَنۡزَلۡنَا عَلَيۡهِمُ الۡمَنَّ وَالسَّلۡوٰى‌ ؕ كُلُوۡا مِنۡ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰكُمۡ‌ ؕ وَمَا ظَلَمُوۡنَا وَلٰـكِنۡ كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ۝١٦٠

ہم نے قومِ موسٰی کو بارہ قبیلوں میں تقسیم کردیا۔ جب موسٰی علیہ السّلام کی قوم نے اس سے پانی مانگا تو ہم نے بذریعہ وحی موسٰی علیہ السّلام کو ہدایت کی کہ اپنی جماعت کے ساتھ اُس چٹان کی طرف جاؤ۔کھودنے، مٹّی ہٹانے پراس میں سے بارہ چشمے پھوٹ کر بہہ نکلے (البقرة60:2)۔سب قبیلوں نے اپنے اپنے گھاٹ یعنی چشمے کی تعیین کرلی۔ہم نے ان پر پانی سے لبریز بادل سایہ فگن کردیےاورانہیں مَنَّ وَسَلوٰی --- پرندوں کا گوشت اورنباتاتی شیرینی --- گوشت اور ترنجبین عطا کی (البقرة57:2)اور کہا کہ ہمارے عطا کردہ اس سامانِ زیست میں سے جوتمہیں مرغوبِ طبع لگے، کھاؤ۔لیکن وہ ہمارے احکام کے بجائے اپنی خواہشات وجذبات کے پیچھے چل نکلے۔اس طرح انہوں نے ہمارا کچھ نقصان نہیں کیا، اپنی جانوں پرظلم ڈھایا۔(160)

وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ
شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ
خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ؕ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶۱﴾

حال آں کہ ہم نے انہیں کہا تھا کہ اس شہر، بیت المقدس میں رہو اور جہاں سے چاہے، کھاؤ پیو اور یہ دعا کرتے ہوئے کہ ”ہماری خطائیں اب معاف کردی جائیں تا کہ صحرانوردی کی زندگی کا خاتمہ ہو جائے اور ہم اپنی قیام گاہوں میں سکون کی زندگی بسر کرسکیں“، تم اپنی شخصیّت کو اللہ کے قوانین کے آگے جھکاتے ہوئے شہر کے Main Entrance سے داخل ہو جاؤ (البقرۃ 58:2)۔ ہم تمہاری خطاؤں اور لغزشوں کے مُضر اثرات سے حفاظت بھی دیں گے۔ ہم حسن کارانہ انداز سے زندگی بسر کرنے والوں کو اس سے زیادہ بھی عطا کرتے ہیں۔ (161)



فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ
فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا
يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۲﴾ ع

ع 20 5 10

ہم نے جو ہدایات دی تھیں، ان میں سے حدود شکن لوگوں نے اس کے برعکس کیا۔ ہمارے قانون مکافات کے مطابق، ان پر خارجی حوادث سے تباہی آئی کیوں کہ وہ قانون شکن لوگ تھے (البقرۃ 59:2)۔ (162)

وقف لازم — معانقة 6 — النصف

وَسْــَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ
يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ
شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۛ كَذٰلِكَ ۛ نَبْلُوْهُمْ
بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۳﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ذرا ان سے دریا کے کنارے واقع بستی کا حال پوچھ جب یہ سبت---- ہفتہ کو عبادت کے دن کاروبارِ حیات معطّل رکھنے کے حکم کی خلاف ورزی کرنے لگتے (البقرۃ 65:2، النِّساء 154:4، النَّحل 124:16) جب اُن کے ہفتہ کے دن مچھلیاں تیرتی ہوئی سطحِ آب پر آجاتیں تو یہ سبت کا

احترام نہ کرتے ہوئے اُنہیں پکڑنے لگتے اور جو دن
ہفتہ کا نہ ہوتا تو وہ اوپر نہ آتیں۔ یوں، اُن کی آزمائش
ہو جاتی کہ یہ حکم عدولی کرتے ہیں کہ نہیں کیونکہ وہ تھے
ہی نافرمانی کرنے والے۔ (163)



وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ
اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ
وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۴﴾

جب ان میں سے ایک گروہ پوچھتا کہ جن لوگوں کو اللہ
ہلاک کرنے یا سخت سزا دینے والا ہے، تم ان کو کیوں
نصیحت کرتے ہو، تو وہ کہتے کہ شاید یہ، غلط طرزِ زندگی
کے نقصانات سے بچ جائیں اور ہم اپنے ربّ کے
حضور یہ حُجّت تو پیش کر سکیں کہ ہم نے انہیں بھیانک
نتائج سے آگاہ کر دیا تھا۔ (164)

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖۤ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ
وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَـئِيْسٍۭ بِمَا كَانُوْا
يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۵﴾

جب انہوں نے اُن احکام کو یکسر پسِ پشت ڈال دیا جن
کی انہیں یاددہانی کرائی جاتی تھی، تو ہم نے ان لوگوں کو
جو برے کاموں سے روکتے تھے، بچالیا اور قانون شکن
لوگوں کو شدید عذاب میں پکڑ لیا کیوں کہ وہ فاسق ----
دین کے ڈسپلن سے باہر نکل جاتے تھے۔ (165)

فَلَمَّا عَتَوْا عَمَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً
خٰسِـِٕيْنَ ﴿۱۶۶﴾

جب وہ اُن کاموں کو جن سے انہیں منع کیا جاتا تھا،
سرکشی برتتے ہوئے کرنے پر مُصِر رہے تو ان کے متعلّق
ہمارا فیصلہ تھا کہ وہ ذلیل بندر --- اپنی شخصیّت اور کردار کی
نسبت سے ذلّت اور رسوائی کے پیکر --- بن جائیں
(البقرة 65:2، المائدة 60:5)۔ (166)

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! یاد کرو جب یہود کی

يَسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖۚ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۷﴾

سرکشیاں حد سے بڑھ گئیں تو تیرے ربّ نے اعلان فرمادیا کہ وہ قیامت کے دن تک اُن پر ایسے لوگوں کومسلّط رکھے گا جو انہیں طرح طرح کے بدترین عذاب دیتے رہیں گے۔ تیرا ربّ سزا دینے میں دیر نہیں لگاتا کہ جرم کے اثرات انسانی ذات پر جلد مرتّب ہونا شروع ہوجاتے ہیں اور اصلاح کر لینے والے کو حفاظت اور سامانِ نشو ونما دینے والا بھی ہے۔ (167)

وَقَطَّعْنٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ۫ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۶۸﴾

وہ ہمارے قانونِ مکافات کی رُو سے، ملک میں گروہوں میں بٹ کر مرکزیّت سے محروم ہوگئے۔ ان میں حسنِ عمل کرنے والے بھی تھے اور دوسری طرح کے بھی۔ ہم کبھی انہیں خوش حالی اور کبھی غم انگیز مصائب کے ذریعے آزمائش میں ڈالتے رہے تاکہ یہ اعمالِ سُوء سے باز آجائیں اور ہم سے رجوع کریں۔ (168)

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ؕ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ؕ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾

پھر ان کے بعد ایسے ناخلف کتاب کے وارث بنے جو حقیر اور ناپائیدار سے مفاد، مال و دولت پر جھپٹ پڑتے تھے اور کہتے کہ اللہ ضرور ہم سے درگزر فرمائے گا۔ اور اگر ان کے پاس اس جیسا اور مال بھی ہاتھ لگے تو اسے بھی اُچک لیتے۔ کیا ان سے کتاب توریت میں، جس میں سے یہ پڑھتے پڑھاتے بھی ہیں، یہ پختہ عہد نہیں لیا گیا تھا کہ تم اللہ کے بارے میں سوائے حق کے اور کوئی بات نہ کروگے؟ جولوگ اللہ کے قوانین سے ہم

آہنگ رہتے ہیں ان کے لیے دارالآخرت اور اس کی آسائشیں کہیں بہتر ہیں۔ کیا یہ اتنی سی بات بھی نہیں سمجھتے؟ (169)

وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝

اور جو لوگ کتاب سے متمسک رہتے ہیں اور دین کا نظام قائم کرتے ہیں تو ہم معاشرے میں حسن و اعتدال پیدا کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتے۔ (170)

وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْۤا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ
ع 21 9 11 بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَاۤ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ
تَتَّقُوْنَ ۝ ع

جب ہم نے اُس پہاڑ میں، جو اُن پر سائبان کی طرح معلّق تھا، زلزلہ پیدا کیا تو انہوں نے سمجھا گویا وہ ان پر گرا چاہتا ہے، حال آں کہ ہم نے انہیں حکم دیا تھا کہ جو ضابطۂ حیات تمہیں دیا گیا ہے، پختہ عزم سے اسے لو۔ اس پر مضبوطی سے قائم اور عمل پیرا رہو اور اس میں دیے گیے قوانین کو زندگی کے ہر گوشے میں ہمیشہ پیشِ نظر رکھو تا کہ تم زندگی کے جملہ خطرات سے محفوظ رہو۔ (171)

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ
وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۛۚ
شَهِدْنَا ۛۚ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا معانقۃ 7
غٰفِلِيْنَ ۝ لا

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! تیرے ربّ نے اولادِ آدم کا پُشتہا پُشت سے سلسلہ جاری رکھا اور انہیں اپنے وجود پر خود شاہد ٹھیرایا اور اس استفسار پر کہ کیا میں تمہاری اور اس سارے سلسلۂ نوعِ انسانی کی ربوبیّت نہیں کر رہا، انہوں نے اقرار کیا کہ ہاں، ہم شہادت دیتے ہیں کہ آپ ہی ہماری ربوبیّت کے ضامن ہیں۔ ان سے یہ اقرار اس لیے لیا گیا کہ قیامت کے روز وہ یہ نہ کہنے لگیں کہ ہم اس حقیقت سے بے بہرہ تھے کہ سلسلۂ

تخلیقِ نوعِ انسانی اور اس کی ربوبیّت کا ذمّہ دار کون ہے؟ (172)

اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ﴿۱۷۳﴾

یا یہ نہ کہیں کہ ہم سے پہلے شرک تو ہمارے آباء نے کیا تھا اور ہم تو محض ان کے بعد ان کی اولاد ہیں۔ تو کیا آپ ہمیں اُن باطل عقیدہ لوگوں کے اعمال و افعال کے سبب ہلاکت میں ڈال رہے ہیں۔ (173)

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ﴿۱۷۴﴾

اس انداز سے ہم اپنی آیات کھول کھول کر بیان کر رہے ہیں تا کہ یہ ہمارے قوانین کی طرف رجوع کر لیں۔ (174)

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ﴿۱۷۵﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے اُس شخص کی کیفیّت بیان کر جسے ہم اپنی آیات دیں تو وہ اُن آیات کو چھوڑ کر اس طرح ان کے Pattern سے صاف نکل جائے جیسے سانپ اپنی کینچلی سے نکل جاتا ہے اور پھر اس شخص پر اس کے جذبات غالب آ جائیں۔ یوں، وہ حق کی راہ چھوڑ کر صحیح راستے سے بھٹک گیا۔ (175)

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ﴿۱۷۶﴾

اور اگر وہ ہماری مشیّت، قانون کے مطابق جو ہم نے اسے دیا تھا اپنی سوچ اور عمل کو رکھتا تو ہم اس کو رفعتوں سے ہم کنار کر دیتے مگر وہ اپنی خواہشات کے پیچھے لگ کر پستی سے چمٹ گیا۔ اس کی مثال تو ایسے کتّے کی سی ہے جسے اگر تُو دوڑا دوڑا کر تھکا دے یا ایسے ہی چھوڑ دے تو وہ زبان لٹکا کر ہانپنے لگے۔ جو قوم ہماری آیات کو جھٹلاتی ہے اس کی مثال بھی ایسی ہی ہے۔ تُو اپنے مخاطبین سے

یہ واقعات بیان کرتا کہ یہ غور وفکر کریں۔(176)

سَآءَ مَثَلًا ۨالْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا
يَظْلِمُوْنَ ۝١٧٧

کتنی بُری مثال ہے ایسے لوگوں کی جو ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں اور حقیقت میں وہ اپنی جانوں پر ظلم ڈھا رہے ہوتے ہیں۔(177)

مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝١٧٨

جو اللہ کے قوانین سے ہدایت لیتا ہے، وہی ہدایت یافتہ ہے اور جو صحیح راستہ کھودے تو ایسے ہی لوگ ہیں جو اپنی ذات کا نقصان کر لیتے ہیں۔(178)

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ
قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۡ
وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ
اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝١٧٩

ہمارے قانونِ مکافاتِ عمل کے مطابق، جنّ و اِنس کی اکثریّت گویا جہنّم کے لیے ہی پیدا ہوئی ہے کہ اُن کے دل ہیں مگر وہ مشاہدے سے نتائج اخذ کر کے مجرد حقائق Abstract Truth تک نہیں پہنچتے۔ اُن کی آنکھیں ہیں مگر وہ اُن سے دیکھ کر بصیرت حاصل نہیں کرتے۔ اُن کے کان ہیں مگر صحیح بات پر کان نہیں دھرتے۔ یہ حیوانوں کی مانند ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گزرے۔ یہ مقاصدِ حیات سے بے خبر Un-mindful ہیں۔(179)

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا الَّذِيْنَ
يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ؕ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝١٨٠

اللہ کی صفات حسن و توازن لیے ہوئے ہیں۔ تم اسے اِنہی صفات کے ساتھ پکارو اور انہیں اپنی ذات میں اُجاگر کرتے جاؤ۔ جو لوگ ان صفات میں اعتدال سے ہٹ کر ایک طرف کو جھک جاتے ہیں، تم ان سے کنارہ کش رہو (حٰمٓ السّجدۃ 41:40)۔ انہیں، ان کے اعمال کی سزا جلد ہی مل جائے گی۔(180)

ع 22 10 12

وَمِمَّنۡ خَلَقۡنَاۤ اُمَّةٌ يَّهۡدُوۡنَ بِالۡحَـقِّ وَبِهٖ يَعۡدِلُوۡنَ ۱۸۱

ہماری پیدا کردہ مخلوق میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو لوگوں کو حق، وحی کی راہ دکھاتا ہے اور اسی کے مطابق زندگی میں فیصلے کرتا ہے۔ (181)

وَالَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا سَنَسۡتَدۡرِجُهُمۡ مِّنۡ حَيۡثُ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۱۸۲

جو لوگ ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں، ہمارے قوانینِ مکافات ان کو اپنے فطری تدریجی عمل سے اس طرح پکڑتے اور ہلاکت کے مقام تک لے آتے ہیں کہ ان کے سان گمان میں بھی نہیں ہوتا کہ یہ تباہی کہاں سے آگئی۔ (182)

وَاُمۡلِىۡ لَهُمۡ‌ ؕ اِنَّ كَيۡدِىۡ مَتِيۡنٌ ۱۸۳

اور میں انہیں ڈھیل دیے جاتا ہوں۔ میری تدبیر، بڑی محکم، مضبوط اور شدید ہوا کرتی ہے۔ (183)

اَوَلَمۡ يَتَفَكَّرُوۡا‌ ۗ مَا بِصَاحِبِهِمۡ مِّنۡ جِنَّةٍ‌ ؕ اِنۡ هُوَ اِلَّا نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ ۱۸۴

کیا انہوں نے کبھی نہیں سوچا کہ ان کا ساتھی رفیق صلّی اللہ علیہ وسلّم جنون زدہ نہیں۔ وہ تو واضح طور پر متنبہ کرنے والا ہے۔ (184)

اَوَلَمۡ يَنۡظُرُوۡا فِىۡ مَلَـكُوۡتِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنۡ شَىۡءٍ ۙ وَّاَنۡ عَسٰٓى اَنۡ يَّكُوۡنَ قَدِ اقۡتَرَبَ اَجَلُهُمۡ‌ ۚ فَبِاَىِّ حَدِيۡثٍۢ بَعۡدَهٗ يُؤۡمِنُوۡنَ ۱۸۵

کیا اقدارِ الٰہی سے انکار کرنے والوں نے ارض وسما--- کائنات کی سلطنت Domain اور جو چیز بھی اللہ نے تخلیق کی ہے، کے متعلّق غور و فکر نہیں کیا؟ یہ سلسلۂ کائنات ایک مقرّرہ مدّت تک کے لیے مصروفِ عمل ہے (الرّعد 2:13، لقمان 29:31، الرّوم 8:30، فاطر 13:35، الزّمر 5:39، الاحقاف 3:46)۔ ہو سکتا ہے ان ارض وسما کی مدّتِ اختتام قریب ہی ہو۔ خود انسان کا یومِ احتساب بھی قریب آتا جاتا ہے (الانبیاء 1:21)۔ ان حقائق کے جان لینے کے بعد، یہ کس بات

پر ایمان لائیں گے؟ (185)

مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۭ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ
يَعْمَهُوْنَ ۝١٨٦

جو اللہ کی طرف جانے والا راستہ خود ہی کھودیں اُنہیں راہِ ہدایت دکھانے والا کون ہے۔ اللہ انہیں ان کی سرکشی میں حیران و پریشان چھوڑ دیتا ہے (البقرۃ 2:15)۔ (186)

وقف منزل

يَسْـَٔـلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا
عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ڀ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۭ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ۭ يَسْـَٔـلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ
عَنْهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا
يَعْلَمُوْنَ ۝١٨٧

وقف لازم

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! لوگ تجھ سے قیامت کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہ کب وقوع پذیر ہوگی۔ انہیں بتا دے کہ اس کا علم میرے نشوونما دینے والے کو ہی ہے۔ صرف وہی اس کے وقت پر اسے ظاہر کرے گا (الاحزاب 63:33، النّازِعات 42:79،44)۔ یہ واقعہ، ارض و سما، کائنات پر بڑا بھاری ہوگا۔ وہ قیامت تم پر اچانک ہی آجائے گی۔ تجھ سے اس طرح پوچھتے ہیں گویا تو اس کی تحقیق میں لگا ہوا ہے۔ ان پر واضح کردے کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے لیکن اکثر لوگ اس بات کو سمجھ نہیں رہے۔ (187)

معانقة 8

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ وَ
لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚۖ وَمَا مَسَّنِيَ
السُّوْۗءُ ۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝١٨٨ ع

ع 23 7 13

ان سے کہہ دے کہ میں اپنی ذات کے لیے کسی نفع یا نقصان پر قدرت نہیں رکھتا ماسوائے اس کے جس کا تعیّن اللہ کا قانون کرے All that is determined by Allah's Laws۔ اگر میں علمِ غیب جانتا ہوتا تو بہت سامال و دولت اکٹھا کرلیتا اور مجھے کوئی تکلیف چھو بھی نہ سکتی۔ میں تو صرف مستقل اقدار وحی پر ایمان رکھنے والوں کو صالح عمل کے

خوش گوار نتائج کی خوش خبری دینے والا اور غلط طرزِ زندگی کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کرنے والا ہوں۔ (188)

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّاۤ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَىِٕنْ اٰتَیْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۸۹﴾

وہی ہے جس نے تم سب کو ایک Life cell سے پیدا کیا اور اس سے اس کا زوج opposite sex بنایا (النّساء 4:1، الزّمر 6:39) تا کہ وہ ایک دوسرے کے لیے وجہِ تسکین بنیں (الرُّوم 21:30)۔ پھر جب سلسلۂ افزائشِ نسل میں مرد عورت سے قربت کرتا ہے تو عورت کو خفیف سا حمل ٹھہر جاتا ہے جسے وہ لیے ہوئے چلتی پھرتی ہے۔ پھر جب وہ حمل سے بوجھل محسوس کرتی ہے تو میاں بیوی، دونو، اپنے ربّ سے التجا کرتے ہیں کہ اگر آپ ہمیں صحیح وسالم اور تندرست بچّہ عطا فرمادیں گے تو ہم آپ کے احسان مند رہیں گے۔ (189)

فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِیْمَاۤ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾

پھر جب وہ ان کو صحیح، تندرست وتوانا بچّہ عطا کر دیتا ہے تو وہ دونو اس عطا پر دوسروں کو اللہ کے ساتھ شریک کرنے لگ جاتے ہیں۔ حال آنکہ اللہ ان کے اس شرک سے بلند و ماورا ہے۔ (190)

اَیُشْرِكُوْنَ مَا لَا یَخْلُقُ شَیْـًٔا وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ ﴿۱۹۱﴾ۚ

کیا یہ اللہ کے برابر ایسی ہستیوں کو لاتے ہیں جو کسی بھی چیز کی تخلیق سے عاری ہیں حال آں کہ وہ خود کسی ہستی کے پیدا کیے ہوئے ہوتے ہیں۔ (191)

وَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَاۤ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۲﴾

اور وہ، اُن کی کسی قسم کی مدد نہیں کر سکتے اور نہ وہ اپنی مدد آپ کر سکتے ہیں۔ (192)

وَاِنۡ تَدۡعُوۡهُمۡ اِلَى الۡهُدٰى لَا يَتَّبِعُوۡكُمۡ‌ؕ سَوَآءٌ عَلَيۡكُمۡ اَدَعَوۡتُمُوۡهُمۡ اَمۡ اَنۡتُمۡ صَامِتُوۡنَ ﴿۱۹۳﴾	اگر تم ان شرک کرنے والوں کو راہِ ہدایت کی طرف بلاؤ تو وہ تمہاری اتباع نہیں کریں گے۔ تمہارے لئے یہ بات یکساں ہے کہ تم انہیں صحیح راستے کی طرف دعوت دو یا خاموش رہو (البقرۃ 6:2)۔ (193)
اِنَّ الَّذِيۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمۡثَالُكُمۡ‌ فَادۡعُوۡهُمۡ فَلۡيَسۡتَجِيۡبُوۡا لَـكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۱۹۴﴾	تم اللہ کو چھوڑ کر جن ہستیوں کو پکارتے ہو وہ تو تم جیسے ہی انسان ہیں۔ اگر تم ان پر اپنے ایمان میں سچّے ہو تو تم انہیں مدد کے لیے پکارو اور انہیں چاہیے کہ تمہاری دعا کا جواب دیں اور اسے قبول کرلیں۔ (194)
اَلَهُمۡ اَرۡجُلٌ يَّمۡشُوۡنَ بِهَآ‌ اَمۡ لَهُمۡ اَيۡدٍ يَّبۡطِشُوۡنَ بِهَآ‌ اَمۡ لَهُمۡ اَعۡيُنٌ يُّبۡصِرُوۡنَ بِهَآ‌ اَمۡ لَهُمۡ اٰذَانٌ يَّسۡمَعُوۡنَ بِهَا‌ؕ قُلِ ادۡعُوۡا شُرَكَآءَكُمۡ ثُمَّ كِيۡدُوۡنِ فَلَا تُنۡظِرُوۡنِ ﴿۱۹۵﴾	ان کے خود ساختہ بتوں کو ذرا دیکھو تو، کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے یہ چلتے پھرتے ہیں؟ کیا ان کے ہاتھ ہیں جن سے کوئی چیز پکڑ سکتے ہیں؟ کیا ان کی آنکھیں ہیں جن سے یہ دیکھتے ہیں؟ کیا ان کے کان ہیں جن سے سنتے ہیں؟ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! انہیں چیلنج دے دے کہ تم اپنے ان شرکا کو بلالو اور میرے خلاف تدبیریں کرلو اور مجھے چارہ جوئی کی کوئی مہلت بھی نہ دو۔ (195)
اِنَّ وَلِىِّ‌ۦ اللّٰهُ الَّذِىۡ نَزَّلَ الۡـكِتٰبَ‌ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۱۹۶﴾	میرا کارساز و دم ساز تو وہ اللہ ہے جس نے یہ کتاب نازل فرمائی ہے۔ وہ ان کا دوست ہے جو صلاحیّت پرور کام کرتے ہیں؛ معاشرے کا حسن وتوازن قائم رکھتے ہوئے اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہتے ہیں۔ (196)
وَالَّذِيۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖ لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ نَصۡرَكُمۡ وَلَاۤ اَنۡفُسَهُمۡ يَنۡصُرُوۡنَ ﴿۱۹۷﴾	جن ہستیوں کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تو تمہاری مدد کرنے کی کوئی استطاعت نہیں رکھتے اور نہ ہی وہ اپنی

وَاِنۡ تَدۡعُوۡهُمۡ اِلَى الۡهُدٰى لَا يَسۡمَعُوۡا ؕ وَتَرٰٮهُمۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَيۡكَ وَهُمۡ لَا يُبۡصِرُوۡنَ ۝۱۹۸

مدد آپ کر سکتے ہیں (الاعراف 192:7)۔ (197)

ان شرک کرنے والوں کو اگر تُو اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! وحی کی راہِ ہدایت کی طرف دعوت دو تو وہ دل کے کانوں سے نہیں سن رہے ہوتے۔ تُو دیکھ رہا ہوتا ہے کہ ان کی نظریں تو تجھ پر مرکوز ہوتی ہیں مگر وہ بصیرت سے کام نہیں لے رہے ہوتے کیوں کہ ان کے دل کہیں اور ہوتے ہیں (یونس 42:10، 43، محمد 16:47)۔ (198)

خُذِ الۡعَفۡوَ وَاۡمُرۡ بِالۡعُرۡفِ وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡجٰهِلِيۡنَ ۝۱۹۹

تُو ان سے درگزر کر اور اللہ کے بتائے ہوئے احکام پر عمل پیرا ہونے کا حکم دیے جا اور جاہلوں سے کنارہ کش رہ۔ (199)

وَاِمَّا يَنۡزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيۡطٰنِ نَزۡغٌ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ۝۲۰۰

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! اگر کوئی وسوسہ تم میں فساد ڈالنے کی کوشش کرے تو تم اللہ کے قانون سے متمسّک ہو کر اُس کی پناہ میں آ جاؤ؛ اُس اللہ کی حفاظت طلب کر لیا کرو جو سب کچھ سنتا ہے اور ہر بات کا علم رکھتا ہے۔ (200)

اِنَّ الَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا اِذَا مَسَّهُمۡ طٰۤـئِفٌ مِّنَ الشَّيۡطٰنِ تَذَكَّرُوۡا فَاِذَا هُمۡ مُّبۡصِرُوۡنَ ۝۲۰۱ ۚ

جو لوگ اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہتے ہیں، اگر کبھی سرکش جذبات کا کوئی خیال یوں ہی گھومتے گھماتے انہیں چھو جائے تو وہ فوراً Alert ہو جاتے ہیں اور اللہ کے قوانین کو سامنے لے آتے ہیں اور چشمِ بصیرت سے وسوسہ کو سمجھ جاتے ہیں۔ (201)

وَاِخۡوَانُهُمۡ يَمُدُّوۡنَهُمۡ فِى الۡغَىِّ ثُمَّ لَا يُقۡصِرُوۡنَ ۝۲۰۲

اللہ کے قوانین سے متمسّک نہ رہنے والوں کو، ان کے ہم مشرب بھائی، سرکشی و گمراہی کی طرف کھینچے لیے جاتے ہیں اور وہ اس کام میں رکتے نہیں ہیں۔ (202)

وَاِذَا لَمۡ تَاۡتِهِمۡ بِاٰيَةٍ قَالُوۡا لَوۡلَا اجۡتَبَيۡتَهَا ؕ قُلۡ اِنَّمَاۤ اَتَّبِعُ مَا يُوۡحٰٓى اِلَىَّ مِنۡ رَّبِّىۡ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنۡ رَّبِّكُمۡ وَهُدًى وَّرَحۡمَةٌ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۲۰۳﴾

جب تُو اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان کے پاس قرآن کا کوئی حکم نہیں لاتا تو یہ کہتے ہیں کہ تُو خود ہی انہیں تالیف کیوں نہیں کرلیتا۔ تُو انہیں بتادے کہ میں تو صرف اسی کا اتباع کرتا ہوں جو میرے ربّ کی طرف سے مجھے بذریعہ وحی دیا جاتا ہے۔ یہ تمہارے نشوونما دینے والے کی طرف سے بصیرت افروز احکام ہیں اور مستقل اقدار پر ایمان رکھنے والوں کے لیے سرچشمۂ ہدایت و رحمت۔ (203)

وَاِذَا قُرِئَ الۡقُرۡاٰنُ فَاسۡتَمِعُوۡا لَهٗ وَاَنۡصِتُوۡا لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ﴿۲۰۴﴾

جب قرآن پڑھا جائے تو اسے توجّہ سے سنا کرو اور خاموش ہوجایا کرو تاکہ تم اپنی ذات کے لیے نشوونما اور استحکام حاصل کرسکو۔ (204)

وَاذۡكُرْ رَّبَّكَ فِىۡ نَفۡسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيۡفَةً وَّدُوۡنَ الۡجَهۡرِ مِنَ الۡقَوۡلِ بِالۡغُدُوِّ وَالۡاٰصَالِ وَلَا تَكُنۡ مِّنَ الۡغٰفِلِيۡنَ ﴿۲۰۵﴾

اے مخاطب انسان! دل کے پورے جھکاؤ کے ساتھ بلند آواز میں نہیں، دبی زبان میں، صبح شام، اپنے ربّ کے قوانین کو اپنے دل ہی دل میں اُجاگر رکھ اور ان کی اطاعت کر۔ کبھی اس فریضہ سے غافل نہ ہونا۔ (205)

اِنَّ الَّذِيۡنَ عِنۡدَ رَبِّكَ لَا يَسۡتَكۡبِرُوۡنَ عَنۡ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوۡنَهٗ وَلَهٗ يَسۡجُدُوۡنَ ۩ ﴿۲۰۶﴾

الثالثة السجدة 15 ع 24 18 14

جو لوگ تیرے ربّ کے قریب ہوتے ہیں وہ اسکی اطاعت میں سرتابی نہیں کرتے۔ وہ اس کے احکام کے آگے جھکے رہتے اور اس کے پروگرام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے مسلسل مصروفِ تگ و تاز رہتے ہیں (السّجدة 15:32)۔ (206)

(٨) سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ

اٰيَاتُهَا ٧٥ — رُكُوْعَاتُهَا ١٠

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۱

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم ! تجھ سے جنگ میں ہاتھ لگنے والے مالِ غنیمت (الفتح 48:19، 20)اور مملکت کے متعیّن کردہ واجبات کے علاوہ آمدنی، عطّیات، صدقات وغیرہ کے بارے میں دریافت کر رہے ہیں۔ انہیں بتا دے کہ یہ ساری چیزیں اللہ اور رسول---مملکت--- کے لیے ہیں۔تم اللہ کے احکام سے ہم آہنگ رہو اور آپس میں حسن کارانہ توازن رکھو۔اگر تم اللہ اور رسول---مملکت--- کے نظام پر یقین رکھتے ہو تو دل کی کامل رضامندی، وسعت اور کشاد سے، مملکت کے احکام کی اطاعت کرتے رہو۔ (1)

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ
وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ
يَتَوَكَّلُوْنَ ۚۖ ۲

مومن تو وہ ہیں کہ جب اللہ کے قوانین ان کے سامنے آتے ہیں تو ان کی ممکنہ خلاف ورزی کے نتائج کے خوف سے ان کے دل دہل جاتے ہیں اور جب وہ اللہ کی آیات کو Obey کرتے ہیں تو اُن کے ایمان میں یقینی نتائج کے تصوّر سے مزید استحکام پیدا ہو جاتا ہے اور وہ اپنے ربّ کے قوانین کی نتیجہ خیزی پر کامل بھروسا رکھتے ہیں۔ (2)

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ؕ ۳

وہ دین کا نظام قائم کرتے ہیں اور جو سامانِ زیست ہم

انہیں دیتے ہیں اس میں سے ضروریات سے زائد، دوسرے ضرورت مندوں کے لیے نظام کی تحویل میں دے دیتے ہیں (البقرۃ 3:2)۔ (3)

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۚ﴿۴﴾

یہی سچے مومن ہیں (الانفال 74:8، التّوبۃ 100:9، الحدید 10:57)۔ ان کے ربّ کے یہاں، ان کے درجات ہیں اور سہو وخطا کے مضر اثرات سے حفاظت اور باشرف رزق بھی۔ (4)

كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۠ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ۙ﴿۵﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! جس طرح تیرا ربّ، تیرے گھر مدینہ سے تجھے میدانِ بدر میں حق کے ثبات کی خاطر باہر لایا، اسی طرح سارے ساتھی مومنین کو بھی تیرے ساتھ میدانِ بدر میں آنا تھا، مگر مومنوں میں سے ایک گروہ اس مقابلے کے لیے ابھی آمادہ نہ تھا۔ (5)

يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ؕ﴿۶﴾

یہ گروہ تجھ سے تعمیری نتائج کے حامل تیرے فیصلے کے بارے میں جو بعد میں حقیقت بنکر واضح طور پر سامنے آ گیا تھا، بحث کر رہا تھا گویا وہ موت کی طرف ہانکے جا رہے ہیں۔ اور وہ تصوّر میں موت کو اپنے سامنے دیکھ بھی رہے تھے۔ (6)

وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۙ﴿۷﴾

اور تصوّر میں لاؤ وہ وقت جب اللہ تم سے وعدہ کر رہا تھا کہ ابوسفیان اور ابوجہل کے دونو گروہوں میں سے ایک پر تم یقیناً غالب آجاؤ گے۔ تم چاہتے تھے کہ غیر مسلّح جماعت کو زیر کرلو حال آں کہ اللہ چاہتا تھا کہ اپنے قوانین کے

مطابق، حق کو حق ثابت کردے اور دین کی اقدار کو تسلیم نہ کرنے والوں کی جڑ تک کٹ جائے۔ (7)

لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۚ﴿۸﴾

تا کہ حق، حق اور باطل، باطل ثابت ہو جائے خواہ یہ ان مجرمین کو کتنا ہی ناگوار گزرے۔ (8)

اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ
مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ﴿۹﴾

جب تم اپنے ربّ کو مدد کے لیے پکار رہے تھے تو اس نے تمہاری دعا کو قبول کرلیا کہ میں ایک ہزار ملائکہ سے تمہاری مدد کروں گا جو لگا تار آئیں گے (التوبہ 26:9، 40، الاحزاب 9:33)۔ (9)

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا
النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾ ع 1 10 15

یہ ملائکہ کی مدد تو اللہ کی طرف سے صرف ایک بشارت تھی تا کہ اس سے تمہارے دلوں کو اطمینان حاصل ہو جائے ورنہ فتح و نصرت تو اللہ کے قوانین کے مطابق ہی ملتی ہے (آلِ عمران 125:3)۔ بے شک اللہ کا قانون ہی غالب رہتا ہے اور وہ حکمت کے تقاضوں کے مطابق ہوتا ہے۔ (10)

اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ
السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ
الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ﴿۱۱﴾

اور جب اللہ نے امن و سکینت کی خاطر تم پر سکون کی کیفیّت طاری کردی اور بلندیوں سے تمہارے لیے پانی برسایا تا کہ تم اس سے مُطہّر اور تازہ دم ہو جاؤ اور پانی کی کمی کی وجہ سے وساوس سے پیدا شدہ نقاہت اور اضطراب پیہم کو تم سے دور کر کے (آلِ عمران 154:3) تمہارے دلوں میں تقویّت اور پاؤں میں استقامت پیدا کردے۔ (11)

اِذۡ یُوۡحِیۡ رَبُّکَ اِلَی الۡمَلٰٓئِکَۃِ اَنِّیۡ مَعَکُمۡ فَثَبِّتُوا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ؕ سَاُلۡقِیۡ فِیۡ قُلُوۡبِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوا الرُّعۡبَ فَاضۡرِبُوۡا فَوۡقَ الۡاَعۡنَاقِ وَاضۡرِبُوۡا مِنۡہُمۡ کُلَّ بَنَانٍ ﴿ؕ۱۲﴾

جب تیرے ربّ نے ملائکہ ---ان قوّتوں کو جو انسانوں کے اندر نفسیاتی تغیّر پیدا کردیتی ہیں ، فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔تم مومنوں کو ثابت قدم رکھو۔ میں عنقریب کفّار کے دلوں میں مومنوں کا رعب ڈال دوں گا۔تم ان کی گردنوں پر وار کرو اور ان کے ہاتھ پاؤں پر مارو یعنی ان کی ساری قوّت Crush کردو۔(12)

ذٰلِکَ بِاَنَّہُمۡ شَآقُّوا اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ ۚ وَمَنۡ یُّشَاقِقِ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ فَاِنَّ اللّٰہَ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۱۳﴾

کیوں کہ یہ اللہ اور اس کے رسول--- دین کے نظام --- کی مخالفت کررہے ہیں۔اور جو کوئی اللہ اور رسول --- نظام کا دشمن ہوگا تو اللہ سزا دینے میں سخت ہے۔(13)

ذٰلِکُمۡ فَذُوۡقُوۡہُ وَاَنَّ لِلۡکٰفِرِیۡنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۴﴾

اس مخالفت کی سزا کا مزہ چکھو اور کافروں کے لیے جہنّم کا عذاب الگ ہے۔(14)

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا لَقِیۡتُمُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا زَحۡفًا فَلَا تُوَلُّوۡہُمُ الۡاَدۡبَارَ ﴿ۚ۱۵﴾

اے ایمان والو! جب تمہارا کفّار سے آمنا سامنا ہو اور وہ تمہاری طرف بڑھ رہے ہوں تو تم ان سے پیٹھ نہ پھیرنا۔(15)

وَمَنۡ یُّوَلِّہِمۡ یَوۡمَئِذٍ دُبُرَہٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوۡ مُتَحَیِّزًا اِلٰی فِئَۃٍ فَقَدۡ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَمَاۡوٰىہُ جَہَنَّمُ ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ ﴿۱۶﴾

جو کوئی اُس روز پیٹھ پھیرے گا ماسوائے اس کے کہ لڑائی میں زاویہ بدلے یا اپنی جماعت میں ملنے کے لیے آئے ، تو وہ اللہ کے غضب کا مستحق ہوگا اور اُس کی جائے قرار جہنّم ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔(16)

فَلَمۡ تَقۡتُلُوۡہُمۡ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ قَتَلَہُمۡ ۪ وَمَا رَمَیۡتَ اِذۡ رَمَیۡتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی ۚ وَلِیُبۡلِیَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ مِنۡہُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۱۷﴾

بدر کے میدان میں تم انہیں ، کفّار کو، قتل نہیں کر رہے تھے بلکہ اللہ انہیں قتل کر رہا تھا (التّوبۃ 14:9) اور جو تیر اندازی تیری طرف سے ہو رہی تھی وہ درحقیقت ، اللہ

کی طرف سے تھی تا کہ اس مقابلے سے مومنین کے مضمر جوہروں کی نمود ہو جائے---- بہترین نمود۔ اللہ سننے والا اور اسے ہر بات کا علم ہوتا ہے۔ (17)

ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۸﴾

یہ کارنامہ تو تم نے انجام دے دیا اور اللہ بھی کفّار کے منصوبوں کو کمزور و نا کام بنا دینے والا ہے۔ (18)

اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ
خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ
شَيْـًٔا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹﴾ ع 2 9 16

انہیں بتا دیں کہ اگر فیصلہ چاہتے تھے تو وہ تمہارے سامنے واضح طور پر آ چکا۔ اگر باز آ جاؤ تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ اگر جنگ کے لیے پلٹو گے تو ہم بھی سزا دینے کے لیے آ جائیں گے۔ تمہارا لشکر جس قدر بھی کثیر ہو، تمہارے کچھ کام نہ آئے گا۔ اللہ تو مومنین کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔ (19)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿۲۰﴾

اے اہلِ ایمان! تم اسی طرح اللہ اور اس کے رسول---- دین کے نظام---کی، قلب و ذہن کی ہم آہنگی سے اطاعت کرتے رہو اور جو احکام بھی ملیں، ان سے کبھی اِدھر اُدھر نہ ہونا۔ تم ان احکام کو سن سمجھ بھی رہے ہو۔ (20)

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۱﴾

اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو کہتے ہیں کہ ہم نے احکام سن لیے لیکن وہ قبول نہیں کرتے۔ (21)

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۲۲﴾

اللہ کے نزدیک بدترین خلائق ہیں وہ لوگ جو حق نیوش ہیں نہ حق گو اور جو عقل و فکر سے کام بھی نہیں لیتے (البقرۃ 18:2)۔ (22)

وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ۗ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾

اگر اللہ ان میں حق نیوشی کی طرف کوئی میلان، جھکاؤ دیکھتا تو ضرور انہیں حق سننے کی طرف متوجّہ کر دیتا اور اگر خلافِ

میلان متوجّہ کر بھی دیتا تو وہ ضرور منہ پھیر کر چل دیتے۔
وہ ہیں ہی حق سے اعراض برتنے والے۔ (23)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ
لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ
وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝٢٤

اے اہلِ ایمان! جب تمہیں اللہ اور رسول --- دین کے نظام --- کے لیے Call دی جائے تو لبیک کہو کیوں کہ اسی میں تمہاری حیات مضمر ہے کہ دین کے نظام --- سے ماورا زندگی، بے مقصد حیوانی سطح کی زندگی ہے۔ یہ حقیقت تمہارے علم میں رہے کہ اللہ، انسان اور اس کے قلب کے ارادوں کے درمیان موجود رہتا ہے کہ تم کیا فیصلہ کرتے ہو۔ تم سب یقیناً، اللہ کے یہاں Accountability کے لیے جمع کیے جاتے ہو۔ (24)

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝٢٥

اُس عذاب سے بچتے رہو جو آتا ہے تو خاص طور پر اُن لوگوں کو ہی لپیٹ میں نہیں لیا کرتا جو سرکش اور قانون شکن ہیں بلکہ دوسرے بھی اس کی زد میں آجاتے ہیں۔ یہ بات سمجھ لو کہ اللہ، قانون شکنی کی سخت سزا دینے والا ہے۔ (25)

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ
تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ
بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٢٦

وہ وقت یاد کرو جب تم مملکت میں قلیل تعداد میں تھے اور کمزور سمجھے جاتے تھے۔ تمہیں ڈر لگا رہتا تھا کہ دشمن لوگ تمہیں اُچک نہ لیں۔ اللہ نے تمہیں اپنے قوانین کی پناہ دی اور اپنی نصرت سے تمہیں تقویت بخشی اور پاکیزہ اور مرغوبِ طبع سامانِ زیست عطا کیا تاکہ تم اس کے قوانین کی اطاعت کرتے ہوئے اپنی صلاحیتوں کی پوری پوری نشوونما کرلو۔ (26)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَخُوۡنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ وَتَخُوۡنُوۡۤا اَمٰنٰتِكُمۡ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۷﴾

اے اہلِ ایمان! تم اللہ اور رسول --- دین کے نظام --- کو کبھی دھوکا نہ دینا۔ اسکے بھروسے اور اعتماد کو ضائع نہ کرنا اور نہ ہی باہمی امور Mutual affairs میں جو تمہارے سپرد کیے جائیں، خیانت کرنا۔ حال آں کہ تم جانتے تو ہو ہی۔ (27)

ع 3 9 17

وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَاۤ اَمۡوَالُكُمۡ وَاَوۡلَادُكُمۡ فِتۡنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنۡدَهٗۤ اَجۡرٌ عَظِيۡمٌ ﴿۲۸﴾

خوب سمجھ لو کہ تمہارا مال اور تمہاری اولاد، ایک آزمائش اور پرکھ کی چیزیں ہیں کہ اللہ کے احکام و قوانین سے غافل نہ کردیں (المنافقون 9:63، التّغابن 14:64، 15)۔ اس آزمائش میں ثابت قدم رہو گے تو یقیناً اللہ کے یہاں عظیم اجر ہے۔ (28)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجۡعَلۡ لَّكُمۡ فُرۡقَانًا وَّيُكَفِّرۡ عَنۡكُمۡ سَيِّاٰتِكُمۡ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ ﴿۲۹﴾

اے اہلِ ایمان! اگر تم اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہو گے تو وہ تمہیں ایک امتیازی زندگی عطا کردے گا۔ تمہاری زندگی کی ناہمواریاں دور کردے گا اور لغزشوں کے مضر اثرات کو مٹا دے گا۔ اللہ، عظیم خوش حالیاں عطا کرنے والا ہے۔ (29)

وَاِذۡ يَمۡكُرُ بِكَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لِيُثۡبِتُوۡكَ اَوۡ يَقۡتُلُوۡكَ اَوۡ يُخۡرِجُوۡكَ ؕ وَيَمۡكُرُوۡنَ وَيَمۡكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيۡرُ الۡمٰكِرِيۡنَ ﴿۳۰﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! وہ وقت تصوّر میں لا جب کفّار تیرے خلاف ایسی سازشیں سوچ رہے تھے کہ تجھے قید میں ڈال دیں یا تجھے قتل ہی کردیں یا اپنی سرزمین سے نکال دیں۔ اُدھر وہ، یہ سازشیں کر رہے تھے، اِدھر اللہ اپنی تدبیریں کر رہا تھا۔ اللہ سے بہتر تدبیر کرنے والا اور کون ہے؟ (30)

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۱﴾

جب ان کفار کو ہماری آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ رہنے دیں، ہم نے سن لی ہیں۔ اگر چاہیں تو ہم بھی ایسی آیات بیان کر سکتے ہیں۔ یہ صرف گزشتہ اقوام کے قصے کہانیاں ہی تو ہیں۔ (31)

وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۲﴾

اور جب انہوں نے کہا کہ اے ہمارے اللہ! اگر یہ قرآن تیری طرف سے ہی ہے اور تو اعمال کے ٹھوس نتائج سامنے لے آتا ہے تو پھر اوپر سے ہم پر پتھروں کی بارش برسا دے یا دردناک عذاب لے آ۔ (32)

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! اللہ ایسا نہیں کہ جب تُو ان کے درمیان اس ضابطۂ حیات کو پیش کر رہا ہو تو وہ ان کو عذاب میں مبتلا کر دے۔ اور ایسا بھی نہیں کہ جب وہ اپنے جرائم کے نقصانات کے سلسلے میں حفاظت طلب کر رہے ہوں تو اللہ انہیں عذاب دینے لگے۔ (33)

وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ۚ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾

ان کے بارے میں اب کیا امر مانع ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ دے جب کہ وہ لوگوں کو مسجدِ حرام میں آنے سے روکتے ہیں حالانکہ وہ اب بیت اللہ کے متولّی بھی نہیں ہیں۔ مسجدِ حرام کے متولّی تو صرف متّقی ہی ہو سکتے ہیں۔ ان کی اکثریّت اس بات کو سمجھتی نہیں۔ (34)

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ۚ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۵﴾

بیت اللہ کے قرب میں ان کفّار کی صلاۃ (نماز) صرف سیٹیاں اور تالیاں بجانا تھی۔ مستقل اقدارِ وحی کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے رہے ہو لہٰذا، اب عذاب کا مزہ چکھو۔ (35)

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَنْ
سَبِيلِ اللّٰهِ ۚ فَسَيُنْفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ
يُغْلَبُونَ ۗ وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ﴿٣٦﴾

كفّار اپنا مال ودولت اس لیے صرف کرتے ہیں کہ انسانوں کو اللہ کے راستے، دین کی طرف آنے سے روکیں۔ ابھی یہ اور خرچ کریں گے مگر ان کا یہ اصراف ان کے لیے موجبِ حسرت بن جائے گا اور یہ اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کے بجائے، ناکام ومغلوب ہوجائیں گے۔ اور یہ کفّار جہنّم میں جمع کردیے جائیں گے۔ (36)

لِيَمِيزَ اللّٰهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضَهُ
عَلَىٰ بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ جَمِيعًا فَيَجْعَلَهُ فِي جَهَنَّمَ ۚ أُولَٰئِكَ ع 4 9 18
هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٣٧﴾

تاکہ اللہ خبیث لوگوں کو طیّب--- علم وایمان اور محاسنِ اعمال سے آراستہ افراد سے متمیّز کردے اور خبیث سیرت لوگوں کو اوپر تلے ڈھیر بنا کے، سب کو جہنّم میں ڈال دے۔ یہ ایسے لوگ ہیں جو نقصان میں رہے۔ (37)

قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَنْتَهُوا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ
وَإِنْ يَعُودُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْأَوَّلِينَ ﴿٣٨﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان کافروں سے کہہ دے کہ اگر تم اپنے عزائم سے باز آجاؤ تو پہلے جو ہوچکا، تمہیں اس کے مضر اثرات سے حفاظت مل جائے گی۔ اور اگر پھر ویسی ہی حرکتیں کرنے لگ جاؤ گے تو جو کچھ سابقہ اُمّتوں کے ساتھ ہوا، وہی تمہارے ساتھ کیا جائے گا۔ (38)

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ
لِلّٰهِ ۚ فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٣٩﴾

ان کفّار سے لڑتے رہو حتّٰی کہ فتنہ باقی نہ رہے اور اللہ کا مکمّل دین نافذ establish ہوجائے۔ اگر یہ رک جائیں تو ان کے سب اعمال اللہ کی نگاہ میں ہیں۔ (39)

وَإِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ مَوْلَاكُمْ ۚ نِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ
النَّصِيرُ ﴿٤٠﴾

اور اگر یہ الٹے پاؤں پھر جائیں تو گھبرایئے نہیں۔ یقیناً اللہ تمہارا ہی رفیق وکارساز ہے: کیسا اچھا رفیق ودمساز اور کیسا اچھا مددگار۔ (40)